جلد 1 شمارہ 1

# یادگارِ رضا

مذہبی، اخلاقی، معاشرتی، تمدنی، تاریخی ماہوار رسالہ

بسرپرستی:

حضرت حجۃ الاسلام جناب مولانا مولوی مفتی قاری حاجی

شاہ محمد حامد رضا خان صاحب دامت برکاتہم

باہتمام:

جناب مولانا مولوی محمد ابراہیم رضا خان صاحب

مطبع اہلسنّت بریلی میں چھپا اور جماعت رضائے مصطفیٰ بریلی سے شائع ہوا

**Waris e Uloom e Alahazrat, Nabirah e Hujjat ul Islam, Janasheen e Mufti e Azam Hind, Jigar Gosha e Mufassir e Azam Hind, Shaikh ul Islam Wal Muslimeen, Qazi ul Quzzat, Taj ush Shariah Mufti**

# Muhammad Akhtar Raza Khan

Qadiri Azhari Rahmatullahi Alihi

**Or Khaanwada e Alahazrat k Deegar Ulama e Kiram Ki Tasneefat Or Hayaat o Khidmaat k Mutaluah k Liyae Visit Karen.**

To discover about writings, services and relical life of the sacred heir of Imam Ahmed Raza, the grandson of Hujut-ul-Islam, the successor of Grand Mufti of India, his Holiness, Tajush-Shariah, Mufti

# Muhammd Akhter Raza Khan

Qadri Azhari Rahmatullahi Alihi

the Chief Islamic Justice of India, and other Scholars and Imams of golden Razavi ancestry, visit

**www.muftiakhtarrazakhan.com**

# یادگار رضا

مذہبی - اخلاقی - معاشرتی - تمدنی - تاریخی - ماہوار رسالہ

بسرپرستی

حضرت حجۃ الاسلام جناب مولٰنا مولوی مفتی قاری حاجی شاہ محمد حامد رضا خان صاحب دامت برکاتہم

بادارت

قاضی محمد احسان الحق نعیمی معتمد عمومی جماعت رضائے مصطفٰے

باہتمام جناب مولٰنا مولوی محمد ابراہیم رضا خانصاحب

مطبع اہلسنت بریلی میں چھپا اور دفتر جماعت رضائے مصطفٰے بریلی سے شائع ہوا

# اغراض و مقاصد رسالہ

اسلام کی حمایت۔ مذہب اہلسنت کی نصرت۔ مخالفین کے جواب۔ مسلمانوں کی مذہبی۔ اخلاقی۔ معاشرتی اصلاح۔

## خصوصیات

(۱) مضامین معتمدین علماء اہلسنت اور بہترین اہل قلم کے درج کیے جائینگے۔

(۲) زبان کی حسن و لطافت کا خاص لحاظ رہیگا۔

(۳) ہر مسئلہ پر سنجیدگی و متانت سے محققانہ بحثیں ہونگی۔

(۴) مبالغہ و افراط و تفریط سے اجتناب لازم ہوگا

# فہرست مضامین

# کلمات طیبات

حضرت اقدس صاحب سجادۂ عالیہ رضویہ دامت برکاتہم العالیہ

حمد ۔ نعت ۔ دعائے دوام و بقائے رسالہ

علا مُبسملًا و مُحمّدلًا و مُسبّحلًا و مُهلّلًا ۔۔۔ و مُحمّلًا و مُصلّیًا و مُسلّمًا و مُحوقلًا

و مُجعلفًا و مُمدًّا مُعزًّا و مُطلّبًا ها مجلّة ۔۔۔ رضویّة حسناتها برکاتها فتقبّلا

# خیر مقدم

چکیدۂ قلم بدیع رقم حضرت مولٰنا مولوی محمد ابراہیم رضا خاں صاحب خلف اکبر جناب صاحب سجادہ آستانۂ عالیۂ رضویہ

مجلہ کہ ایدون بدیسان برآمد ۔۔۔ بایزد کہ ارمانِ ارمان برآمد۔

بعلمِ کلام آمدہ ماتریدی ۔۔۔ بفقہ حنیفی چو نعمان برآمد

بہ بزمِ روایت زانوارِ سنّت ۔۔۔ بمصباحِ مشکوۃِ ایمان برآمد

صلائے تعرف صدائے تصوف ۔۔۔ بگوشِ حقیقت نیوشان برآمد

رشیدی حجازی بہ گلبام بلبل ۔۔۔ سرودے زگلبانگ مستان برآمد

بشعر و سخن بلبلے خوشنوا ۔۔۔ بصحن گلستان غزلخوان برآمد

زلازل بہ احداثِ نجدی فتادہ ۔۔۔ زاجسادِ وہّابیہ جان برآمد

خوشا نسخہ از اشاراتِ حکمت ۔۔۔ شفائے دل و راحت جان برآمد

بیادِ رضا یادگارِ رضا ۔۔۔ تسلی دہ دردِ ہجران برآمد

براہیم چون غنچہ را داد جنبش

غزلہا از ہر برے نیستان برآمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

| جلد (۱) | بابت ماہ ربیع الاول شریف ۱۳۴۵ھ | چندہ سالانہ مع محصولڈاک للعہ |
| --- | --- | --- |
| نمبر (۱) | | قیمت فی رسالہ ۶/ |


# رضویوں کا وکیل

---

رضوی عالم میں کہیں ہوں۔ کتنے ہی دور دراز ہوں۔ عقیدت ونیازمندی
کے تعلقات جو اعلٰحضرت قدس سرہ کی ذات والا کے ساتھ وابستہ ہیں وہ ہرلحمہ
وہرآن اونھیں بریلی کی طرف مائل رکھتے ہیں۔ حضرت رضا کے دل دادہ دل
ہی کو کچھ خبر ہے کہ رات دن میں کتنی مرتبہ اون کی آنکھیں آستانۂ رضویہ کیطرف
اٹھتی ہیں اور وہاں کی خیر وخبر معلوم کرتے اور اپنے معروضات نیازمندانہ پہنچاتے

کیلیے اون کا دل آرزومند بیچین ہوتا ہے اور وہ کسی پیامی اور وسیلہ کے جویا ہوتے ہیں - اون کے لیے کتنے مسرت کا مقام ہے کہ اون کی طرف سے آستانہ مبارکہ پر جماعت رضائے مصطفےٰ بحیثیت وکیل حاضر ہے جس نے اعلیٰحضرت قبلہ کے کلام مبارک کا اون کے حلقہ بگوشوں تک پہنچانا اپنی زندگی کا بہترین مقصد قرار دے لیا ہے اور وہ اس خدمت کو اس سرگرمی سے انجام دے رہی ہے جس کا اعتراف حلقہ بگوشان اعلیٰحضرت کے قلوب ہی کر سکتے ہیں -

اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے کلام مبارک کا کتب و رسائل کی شکل میں شائع کرنا اور طلب گاروں تک پہنچانا یہ کام تو آجتک جماعت انجام دے رہی ہے مگر آستانہ مبارکہ کی اطلاعات اور اعلیٰحضرت قدس سرہ کی زندگی کے پاکیزہ حالات جو رضیوں کے لیے راحت روح اور تسکین قلب ہیں اون کا کوئی انتظام نہ تھا اس فقیر نے اسکا احساس کیا اور چاہا کہ ایک ایسا سلسلہ قائم کیا جائے جس سے وابستگان دامن اعلیٰحضرت قدس سرہ دورافتادگی میں بھی آستانہ کے حالات سے بے خبر نہ رہیں اور مسلسل طور پر ماہ بماہ اون کو یہاں کے حالات کی اطلاع مل جایا کرے اور آستانہ مبارکہ سے ایک ماہوار رسالہ پہنچکر اون کی تسکین خاطر کرے - مہینہ بھر تک اوس سے اپنے آقا کے دیار کی خبروں کے مزے لیا کریں - اور محبت کی نگاہوں سے دیکھا کریں - عقیدت کے جذبات سے سینوں پر رکھا کریں - شوق کے عالم میں زبان حال سے پوچھا کریں ؟

اے نامہ محبوب تو کس کی یادگار ہے - کہاں سے چلا ہے - کیا دل آویز خوشبوؤں میں بسا ہے - کیسی روح افزا تجلیاں لایا ہے - کیسی خبریں سناتا ہے تیرے پاس

کیسے کیسے انمول موتی ہیں - اسلامی حمایت کے لیے تیرے دست و بازو کیسے چست ہیں - خدمت دین میں تیری کمر کس مضبوطی سے بندھی ہے -

اے میدان کے مرد - دین کے حامی میری آنکھوں میں آ - دل میں سما - تو میرا رفیق جان ہے - محبوب ایمان ہے شاباش خدا تجھے زندہ سلامت رکھے - دن دونی رات چوگنی ترقی ہو - تو ٹوٹے دل کا سہارا ہے - بیکسی کا انیس ہے - مرحبا مرحبا -

ایک عاشق - محبوب کے خبر لانے والے کی جو قدر کرتا ہے کاغذ کے صفحات پر اوسکا پورا نقشہ نہیں کھینچا جا سکتا - میری اس خدمت کی قدردانی وہی لوگ کر سکینگے جنکا دل اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے دامنِ کرم سے بندھا ہوا ہے - آستانہ کی حاضری کے زمانہ میں بہترین خدمت جو میں کر سکتا ہوں اور نفیس ترین ہدیہ جو رضوی احباب کی خدمت میں پیش کرتا ہوں وہ یہ ماہوار رسالہ **یادگار رضا** ہے - مجھسے جو ہو سکا مینے اپنی خدمت انجام دی - جماعت مبارکہ نے اپنی سعی بے دریغ خرچ کی آپ کو آپ کے آقا کی خدمت سے بہرہ مند ہونے کیلیے زر کثیر صرف کیا اب آپ کی ہمت ہی - آپ کا حوصلہ ہے - آپ کی الوالعزمی ہے - آپ کے جذبات محبت کا دیکھنا ہے کس عظمت و احترام سے - کس قدردانی او محبت سے - کس خاطر و مدارات - کس اخلاص و عقیدت سے آپ ایسے پیارے مہمان کی میزبانی کرتے ہیں -

## رضوی کسکو کہتے ہیں

مشہور تو یہی ہے کہ جن اصحاب کو اعلیٰحضرت قدس سرہ العزیز سے شرف بیعت حاصل ہے وہ رضوی کہلاتے ہیں - لیکن حقیقت الامر یہ ہے کہ اعلیٰحضرت قدس سرہ سنیوں کے امام او مانئہ

حاضرہ کے مجدد ہیں اون کے فیضان علم سے نہ تنہا ہندوستان ہی بہرہ مند ہے بلکہ عرب - شام - عراق - افریقہ - امریکہ - دنیا کے ہر براعظم میں اون کے فیوض جاری ہیں اون کے بحر علم کا کوئی خاص ساحل نہیں بیرون ہند سے بھی فتاوے طلب کیے جاتے ہیں - تمام ملک کے علماء اون کے سامنے سر نیاز جھکاتے ہیں - اور اون کی تصانیف سے فائدہ اوٹھاتے ہیں اس لحاظ سے دنیا کا ہر ایک سُنی رضوی اور حقیقۃً رضوی ہے چاہے وہ اپنے نام کے ساتھ رضوی نہ لکھتا ہو -

محمد احسان الحق نعیمی

مدیر رسالہ

---

# اعلیٰحضرت کا لطفِ سخن

شاعر تو دنیا میں لاکھوں گزرے اور آج بھی اسقدر کثرت سے موجود ہیں کہ اُنکا شمار نہیں ہو سکتا۔ نہیں شیریں سخن بذلہ سنج۔ نادر طراز۔ نغز گو۔ بلیغ و فصیح۔ خوش زبانوں کی بھی کمی نہیں ہے اپنے اپنے رنگ میں ہر شخص اپنے کمال کے جوہر دکھاتا ہے اور دنیا سے بزور ہنر خراج تحسین و آفرین وصول کرتا ہے۔

یقیناً کسیکا اچھا کلام دیکھکر اوسکی داد نہ دینا نہایت درجہ کی تنگدلی ہے۔ وہ چیز جو رنگ پلٹ دیتی ہو اور مغموم کو مسرور اور مسرور کو مغموم بنا دیتی ہے شاعروں کی جادو بیانی ہے۔

میں چاہتا تھا کہ شاعروں کے سلسلہ میں اعلیٰحضرت کا بھی تذکرہ کروں کیونکہ آپنے جہاں صدہا علوم و فنون کی نادر و لاجواب تصانیف چھوڑی ہیں وہاں اردو اور فارسی عربی کے دیوان اور قصائد و نظمیں بھی آپ کی یادگار ہیں اور آج ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں اعلیٰحضرت کے اشعار مجالس و محافل میں پڑھے جا رہے ہیں۔ لیکن میں اوزان و قوافی سے گزر کر جب کلام کی بلندی اور اوسکے اوج پر نظر کرتا ہوں تو مجھکو شاعروں کے سلسلہ میں حضرت کا تذکرہ کرنا ترک ادب معلوم ہوتا ہے ہاں اگر واردات لکھنے والے اولیائے کرام و علمائے اعلام کو بھی شاعروں میں ذکر کیا جا سکے تو میں جرأت کروں گا کہ طبقہ شعرا میں اعلیٰحضرت قدس سرہ کا نام نامی زریں حرفوں کیساتھ لکھوں جنکے کلام نے طبیعتوں میں نئی کیفیتیں ہی نہیں پیدا کر دیں اور مردہ دلوں میں اُمنگیں ہی نہیں ڈال دیں بلکہ ایک عالم نکتہ رس کو مختلف علوم و فنون کے مشکل ترین مباحث کا سبق دیا ہے اور ایک ماہر فن شاعری کو علم عروض کا کمال دکھایا ہے زبان کی شستگی اور الفاظ کی مناسبت۔ تشبیہات کی پاکیزگی استعارات کی خوبی بندش کی چستی اعلیٰ مضامین کیساتھ روزمرہ محاورات کی بے تکلفی اور پھر حدود شرع مطہر کے اندر رہنا عشق و شوق کے جذبات اور پھر سیلان ادب سے قدم باہر نہ رکھنا۔ یہ کمالات تو ایک طرف۔ مگر کسی سالک راہ سے پوچھیے کہ ایک ایک شعر میں اوسکو کتنی منزلیں طے کرائیں کسی زخمی دل و جگر والے سے دریافت کیجیے نمک پاشی نے تجھے کیا مزہ دیا۔ کلام ہے کہ فصل م

کمال کا۔ علم و ہنر کا۔ ارشاد و ہدایت کا۔ موجیں مارنے والا دریا۔ اب میں آپکے سامنے حضور والا کے بتدائی کلام کا ایک نمونہ پیش کرتا ہوں کیسی سنگلاخ زمین میں اعلےٰ مضامین کے پھول کھلائے اور شاعری کے جوہر دکھائے ہیں یہ غزل مطبوعہ دیوان میں درج نہیں ہے اس سے ذوق اوٹھایئے اور کیف حاصل کیجیئے۔

احسان الحق نعیمی مدیر رسالہ

# غزل

گلے سے باہر آسکتا نہیں شور و فغاں دل کا
الٰہی چاک ہوجائے گریباں اونکے بسمل کا

شب اسریٰ تمہ حیرت نہ وہ پہرا رہا شب بھر
بھلایا وہ ڈھنگ اونکی چال نے سیر منازل کا

ٹہلا اسد رجہ رعب حسن والا لیلۃ الاسریٰ
سمٹ کر تنگیا چرخ ایک پایا اونکے محمل کا

حجاب نور تک پہنچا کے آنکھیں ہوگئیں خیرہ
فغاں کرتا ہوا لوٹ آیا قاصد نالۂ دل کا

گسے کہتے ہیں خور۔ یہ تابشیں یہ گرمیاں کیسی
جھلکتا ہے شرارہ آسماں پر سوزش دل کا

سنا جب نام گل خار مدینہ چبھ گیا دل میں
کہ ہر مطلق ہے جلوہ گاہ حسن فرد کامل کا

یہ کسکے رعب آمد نے کیا عالم تہ و بالا
ق کہ شیرازہ پریشاں ہوگیا ہر نظم باطل کا

یہاں صحرا میں موج آئی وہاں دریا میں گرد اٹھی
ادہر آتش کا ماتم ہے اودہر غوغا زلازل کا

یہ کیا نالہ ہے دشت طیبہ میں اہ وائے محرومی
مگر حسرت نے پہر اس بن میں لوٹا قافلہ دل کا

کسی وحشی کی خاک اوڑکر حرم میں آگئی شاید
بگولوں سے ہوا اوٹھتا شور مستانہ سلاسل کا

رضائے خستہ کیا کہنا عجب جادو بیانی ہے
نمک ہر نغمۂ شیریں میں ہے شور عنادل کا

# فتاویٰ

امام اہلسنت مجدد مائۃ حاضرہ اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مسئلہ از مقام موضع سرنیا ضلع بریلی ۱۰ شوال ۱۳۳۰ھ

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ سائل دریافت کرتا ہو کہ پیر و مرشد کا کیا حق ہے مرید کے روپے اور اسباب میں کتنا مرشد کو دیوے اور کتنا مرید اپنے خرچ میں لاوے ۔ وہ بات تحریر فرمائی جاوے جس سبب سے پیر کے حق سے چھوٹے تاکہ قیامت میں مواخذہ نہ ہو۔

اور جو پیر مرشد کی حکم عدولی کرے جیسا کہ مرید کو حکم ہوا اوپر عمل نہ کرے ایسے مرید کیلیے کیا حکم ہے اور قیامت میں کچھ مواخذہ ہوگا۔ بینوا وتوجروا۔

## الجواب

پیر واجبی پیر ہو ۔ چاروں شرائط کا جامع ہو (اول سنی صحیح العقیدہ ہو ۔ دوم علم دین بقدر کافی رکھتا ہو، سوم ۔ کوئی فسق علانیہ نہ کرتا ہو ۔ چہارم اوسکا سلسلہ حضور اقدس سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم تک صحیح المتصل سے ظاہر ہو ۔)

وہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا نائب ہے ۔ اور حقوق حضور اقدس صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے حقوق کے پرتو ہیں جس سے پورے طور پر عہدہ برا ہونا محال ہے ۔ مگر اتنا فرض و لازم ہے کہ اپنی حد قدرت تک اون کے ادا کرنے میں عمر بھر ساعی رہے ۔ پھر جو تقصیر رہے گی اللہ و رسول (جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) معاف فرماتے ہیں ۔ پیر صادق کہ اونکا نائب ہے یہ بھی معاف کرے گا کہ یہ تو اون کی رحمت کے ساتھ ہے ۔ ائمہ دین نے تصریح فرمائی ہے کہ مرشد کے حق باپ کے حق سے زائد ہیں اور فرمایا ہے کہ باپ

مثی کے جسم کا باپ ہے اور پیر روح کا باپ ہے اور فرمایا کہ کوئی کام اوسکے خلاف مرضی
کرنا مرید کو جائز نہیں اوس کے سامنے ہنسنا منع ہے۔ اوسکے بغیر اجازت بات کرنا منع ہے اوسکی
مجلس میں دوسرے کیطرف متوجہ ہونا منع ہے۔ اوسکی غیبت میں اوسکے بیٹھنے کی جگہ بیٹھنا منع ہے
اوسکی اولاد کی تعظیم فرض ہے اگرچہ بے جا حال پر ہوں اوسکے کپڑوں کی تعظیم فرض ہے! اوسکے
بچھونے کی تعظیم فرض ہے۔ اوسکے چوکھٹ کی تعظیم فرض ہے۔ اوس سے اپنا کوئی حال
چھپانے کی اجازت نہیں۔ اپنی جان و مال کو اوسیکا سمجھے۔ پیر کو نہ چاہیئے کہ بلا ضرورت
شرعی مریدوں کو مالی تکلیف دے۔ اونھیں جائز نہیں کہ اگر اوسے صاحب حاجت دیکھیں
تو اپنے مال سے دریغ نہ کریں۔ خلاصہ یہ کہ اپنے آپکو اوسکی ملک اور بندہ بے دام سمجھے۔
اوسکے احکام کو جہانتک بلا تاویل صریح خلاف حکم خدا نہ ہوں حکم خدا و رسول جانے
وباللہ التوفیق واللہ تعالے اعلم۔

**مسئلہ** از موضع نیشٹہ ضلع امرتسر۔ ڈاکخانہ خاص متصل اسٹیشن اٹاری
مسئولہ سید رشید الدین صاحب عرف سید محمد عبد الرشید صاحب بریلوی ۲۴ ربیع الاول شریف
۱۳۳۲ھ کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ صاحب ارشاد مرفوح
الاجازت شیخ کا اپنی زوجہ کو بیعت کرنا جائز ہے یا نہیں۔ اور جو شخص کہے کہ اپنی منکوحہ کو بیعت
کرنا جائز نہیں بلکہ حرام بتایا ہے کیونکہ زوجہ بیٹی بن جاتی ہے۔ اور نکاح نہیں رہتا۔ بلکہ فسخ
ہوجاتا ہے۔ اور نیز یہ دلیل بھی بیان کرتا ہے کہ یہ فعل رسول خدا صلی اللہ تعالے علیہ وسلم سے
ثابت نہیں اور نہ کسی نے خلفاء راشدین میں سے ایسا کیا اور نہ کسی سلف صالح نے سلف
صالحین میں سے اپنی زوجہ کو آج تک بیعت کیا ہے جس پر قول اُس شخص کا صحیح ہے یا غلط
وھرد و بینوا۔ بالکتاب و توجروا یوم الحساب۔

## الجواب

زوجہ کو مرید کرنا جائز ہے تمام امت انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کی مرید ہوتی ہے پیروہ
اونھیں میں سے تزوج فرماتے ہیں۔ مرید حقیقتاً اولاد نہیں ہوتا وہ ایک دینی علاقہ ہے جو نہ
صرف پیر بلکہ استاذ علم دین کو بھی شاگرد پر حاصل ہے قال صلے اللہ تعالی علیہ وسلم انما انا
لکم بمنزلۃ الوالد اعلمکم اور زوجہ کو مسائل دینی تعلیم کرنے کا زوج پر حکم ہے۔ قال تعالے
قوا انفسکم واھلیکم نارا۔ واللہ تعالے اعلم۔

**مسئلہ**:۔ از پیلی بھیت قاضی محلہ مسئلہ ممتاز الفقہا قاضی ممتاز حسین صاحب۔
۱۷۔ رمضان المبارک ۱۳۱۷ھ۔

**سوال**۔ فوائد الفواد بحوالہ بیان شاہ نظام الدین رحمۃ اللہ تعالے علیہ لکھا ہے
کہ بروز جمعہ بعد نماز عصر کسی اہم حاجت کیلیے ایک ہزار ایک بار یا اللہ یا رحمٰن۔
نماز عصر و مغرب کے درمیان پڑھے اور دعا کرے تو وہ مشکل حل ہو مگر اس درمیان میں
اور کسی کام میں مصروف نہ ہو اب آپ فرمائیں کہ اگر یہ وظیفہ نماز مغرب سے اول ختم ہوگیا
اور وقت نماز مغرب کا نہیں آیا تو کیا وہ درود پڑھتا رہے تو ایسی حالت میں دعا کب
مانگے اور نماز مغرب کے وقت سے پہلے دعا مانگے اور آمین تین مرتبہ بعد درود و دعا کے
کہے یا نماز عصر کا وقت باقی رہے تو دعا پر درود و آمین کہکر خاموش رہے۔

**جواب**:۔ فقیر کو بحمد اللہ تعالے یہ عمل مبارک جس میں ساعت موجودہ اجابت
واسم اعظم حضرت عزت عز جلالہ کو ملا کر نسخہ جانفزا بنایا ہے۔ فقیر نے اپنے رسالہ
ذیل المدعا لاحسن الوعا میں کہ کتاب مستطاب احسن الوعا لاداب الدعا
تصنیف شریف حضرت ختام المحققین سیدنا الوالد قدس سرہ الماجد کا ذیل ہے ثابت کیا ہے

کہ احادیث صحیحہ میں روز جمعہ جو ساعتِ اجابت ارشاد ہوئی ہے بدلالت احادیث صحیحہ وہ ساعت
اخیر روز جمعہ ہے اوسکے چالیس قولوں میں یہی قول اصح وارجح ہے اور یہ بھی ثابت کیا ہے کہ
یا اللہ یا رحمن یا رحیم میں اسم اعظم ہے بلکہ اللہ ہی اسم اعظم ہے اور خود حدیث میں ہے حضرت
سید عالم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہیں من صلے الجمعۃ کتبت لہ حجۃ
متقبلۃ فان صلے العصر کانت لہ عمرۃ فان یمس فی مکانہ لم
یسأل اللہ شیئًا الا اعطاہ ایاہ - جو نماز جمعہ پڑھے اوسکے لیے حج مقبول لکھا
جائے پھر عصر پڑھے تو اوسکے لیے عمرہ ہو - پھر اگر غروب تک اوسی جگہ بیٹھا رہے تو اللہ
تعالے سے جو کچھ مانگے عطا فرمائے - رواہ الدیلمی عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالے عنہ اپنے حضرت
مشائخ کرام علیہم الرضوان التام سے یوں پہنچا اور یہی فقیر کا معمول رہا ہے کہ روز جمعہ
بعد نماز عصر اوسیطرح محل جلسۂ نماز میں رو بقبلہ بیٹھا آنکھیں بند کیے یا اللہ یا رحمن یا رحیم
دل و زباں سے بے عدد کہتا رہے - یہانتک کہ مغرب کی اذان ہو اوسوقت
درود شریف پڑھکر دعائے مطلب کرے اور فقیر کا اپنا معمول بیس سال سے یہ ہے کہ
بجائے دعا بھی درود ہی پڑھتا اور اوسے حسب ارشاد حدیث صحیح دعا سے مغنی جانتا ہے
اس طریقہ پر تو سوال وارد ہی نہیں ہوتا اور جو طریقہ فوائد الفؤاد شریف پر عمل کرے اگر عدد پیش
از غروب تمام ہو جائے درود و دعا و آمین کہکر درود میں مشغول رہے یہانتک کہ آفتاب
غروب ہو وہ ساعت بہت لطیفہ ہے تو وقت خالی نہ چھوڑا جائے شاید حالت خاموشی ہی میں
آئے اور گزر جائے - اور جب درود پڑھتا رہیگا تو یہ اپنی دعا سے لاکھ جگہ بہتر دعا میں ہے
وہ برکات پائیگا کہ دعا میں ہرگز نہ پاتا بسچا وعدہ سچے خدا کے سچے رسول کا جل جلالہ وصلی اللہ
تعالے علیہ وسلم واللہ سبحنہ وتعالے اعلم

**سوال** - آپ نے فرمایا تھا اَللّٰہ بروزن اَتَّہ کا فقہ میں بھی پتا ہے زبان عربی میں یوں بھی مستعمل ہے بحوالہ کتاب مفصل تحریر فرمائیں ضرورت یہ ہے کہ مولوی محمد شاہ صاحب رامپوری نے فرمایا تھا کہ بے مد عربی میں غلط محض ہے - اسپر میں نے دو شعر لکھدیے - ایک شعر یوسف زلیخا جامی علیہ الرحمۃ کا ؎

زمہجوری برآمد جان عالم ترحم یا نبی اللہ ترحم

دوسرا مصرع عربی کا ہے اور دوسرا شعر سلسلۃ الذہب مولانا ممدوح کا ؎

ہم بقہر گفتہ با تو ہم جاحد لمن الملک للہ الواحد

دوسرا مصرع عربی ہے - میں نے یہ کہا کہ میں تو عربی میں جاہل ہوں مگر دو شعر پیش کرتا ہوں مگر علماء کو تو یہ بات بنانا ابجد ہے -

اب میں چاہتا ہوں کہ مسئلہ پیش کروں تاکہ کوئی یہ نہ کہے کہ وہ محدث وفقیہ ہیں شاعر نہیں ہیں -

**جواب** - اگر مصلی تکبیر تحریمہ یا ذابح تکبیر ذبح میں اسم جلالت بحذف الف اللہ یا قسم کہانے میں واللہ باللہ کہے تو علما کو اختلاف ہی - کہ نماز صحیح اور ذبیحہ حلال اور قسم منعقد ہوگی یا نہیں - یہ اختلاف ہی بتا دیتا ہے کہ ایک گروہ فقہا بحذف الف بھی صحیح مانتا ہی اگرچہ بنظر اختلاف احتیاطا اثبات الف میں ہے - رد المحتار میں علامہ محقق شرنبلالی سے ہی الالف الناشئ بالمد الذی فی اللام الثانیۃ من الجلالۃ اذا حذفہ الحالف او الذابح او المکبر للصلاۃ او حذف الہاء من الجلالۃ اختلف فی انعقاد یمینہ وحل ذبیحتہ وصحۃ تحریمتہ فلا یترک احتیاطا - عرب کے مستند شاعر کا شعر ہے - ؎

الا لا بارک اللّٰہ فی سہیل　　اذا ما اللّٰہ بارک فی الرجال۔

پہلے مصرع میں اسم جلالت محذوف الالف ہے الا لا با مفاعیلن۔ رک للہ فی مفاعلتن سہیلن۔ فعولن۔

امام اجل علی کسائی کہ قرائے سبعہ و اجلۂ ائمۂ عربیت سے ہیں عرب کا قول نقل فرماتے ہیں یٰلّہ اغفرلی یعنی یا اللّٰہ اغفرلی۔ یہ شعر و قول امام تاج العروس شرح قاموس میں منقول اور اوسی میں تصریح ہے کہ وقد یقصر ضرورۃ ہاں اسمیں [illegible] کہ شعر عربی میں حذف الف ناپسندیدہ اور تلاوت قرآن عظیم میں حرام یہ بیان [illegible] علی النبی زدن وغیرہا اس قدر کثرت سے ہیں جنکا انکار نہ کریگا مگر جاہل۔

## افسوس

یادگار رضا میں مقدس مقامات کے فوٹو شائع کرنیکا انتظام کیا گیا ہے اس سالہ کے لیے [illegible] کا فوٹو تیار کرایا گیا تھا مگر افسوس ہے کہ بلاک کے خراب ہو جانے کی وجہ سے فوٹو وقت پر دستیاب نہ ہو سکا۔ اسلیے بلا انتظار فوٹو۔ رسالہ اپنے وقت پر شائع کیا جاتا ہی۔

## شکریہ

ہم جناب خان بہادر مولوی محمد اصغر علیخانصاحب رئیس بریلی کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انکی کوشش و توجہات سے ہمیں رسالہ کے اجرا میں کافی سہولتیں بہم پہونچیں۔

خاکسار مدیر

از حضرت مولانا مولوی اولاد رسول سید محمد میاں صاحب مدظلہ مارہری۔

جہالت اور دنیا طلبی نے جہاں ہمیں اکثر احکام دین سے ناآشنا کر رکھا ہی وہاں وظیفہ تبلیغ سے بھی ہم ایسے غافل ہوے ہیں کہ خدا کی پناہ - وہ تو بے شمار شکر کریں اور احسان مانین ہم اپنے اوس مالک بے نیاز کریم کارساز کا جسنے ہمیں اسلام سا پیارا پیارا سچا دین برحق دیا جسکے اصول و فروع میں فرائض و احکام ہیں اوسکے بنانے والے نے کچھ ایسی دلکشی اور جاذب قلوب کی کشش بتقاضا طبعی ودیعت رکھی ہے کہ جو صاحب بصیرت اوسکے جمال دلربا پر ایک نظر بھر کر ڈال لیتا ہے وہ بتوفیقہ تعالیٰ ہمیشہ کیلیے اوسکا والہ و شیدا ہو جاتا ہے ۔یہی وجہ ہے کہ آج بھی جبکہ اس اہم دینی وظیفہ تبلیغ سے ہماری سستی اور کاہلی کا یہ عالم ہے کہ ہم اپنے دین متین کے محاسن و فضائل عالم کو سنانے کیلیے زبان تک ہلانا گران سمجھتے ہیں -

سچا دین فطرت اپنے سراپا مجموعہ حسن و خوبی ہونے کی وجہ سے جنگل مین بسنے والے اُجڈ اور جاہل گنواروں تک کے پتھر قلوب کو اپنے الہی انوار سے روشن کرتا چلا جاتا ہے اور بہتیرے وہ اکھڑ وحشی و بن مانس جنکے اوضاع و اطوار و رفتار و گفتار انسان اور دوسرے حیوانات و بہائم کی ایک جنس مشترک ہونے کی منطقی مسئلہ کی زندہ شہادت ہین اسلام کے دل نشین و سادہ اصول فطرت کو نظر بھر دیکھتے ہی اوسکے حلقہ بگوش بن جاتے ہین اور اسلام کی اس قوت تسخیر کو دیکھکر عیسائیت وغیرہ کے اون مبلغین کی آنکھین پھٹکر رہ جاتی ہین جو اپنے مذہب کی بہت کچھ ظاہری طمطراق اور نمائشی زیبایش و آرائش کی جان توڑ کوشش کیساتھ پیش کرنے کے باوجود اسلام کے مقابلہ میں

ناکام رہے ہیں۔ یہ سب اسلام کی اوس زبردست کشش کا نمونہ ہے جو خدا نے اوسکی فطرت
مین ودیعت رکہا ہے اور یہی وجہ ہے جو ایسے پرفتن زمانہ میں اور ہماری اس شدید ترین غفلت
و بے پرواہی اور اعدائے دین کے اس چوطرفہ نرغہ کے باوجود آج بھی ”یدخلون فی دین
اللہ افواجا“ کے سچے ارشاد خداوندی کے جلوے دنیا کو نظر آتے رہتے ہین ورنہ اگر کہین دوسرے
مذاہب موجودہ کی طرح اسلام کی نشر و اشاعت بھی محض ہماری ہی اہی سعی و محنت ہوتی تو آج
سے نہ معلوم کس قدر پہلے قیامت قائم ہوچکی ہوتی۔ اور یہ دنیا کب کی اللہ اللہ کہنے والوں
سے خالی ہوگئی ہوتی اور ہم غفلت شعار کب کے اپنے ساتھ اپنے دین متین کو بھی صفحہ عالم سے
ناپید کرچکے ہوتے مگر یقیناً اسکے معنی یہ تو نہیں کہ ہم اپنے دین متین کی تبلیغ و اشاعت
مین غفلت اور بے حسی برتین اور نہ صرف ہاتھ پاؤن توڑ کر بیٹھ رہیں بلکہ زبانین تک گونگی بنالین
بیشک یہ سچ ہے کہ ان اللہ یؤید ھذا الدین بالرجل الفاجر۔ اسلام کا قادر
مقتدر خدا اپنے دین کی نشر و اشاعت تائید و اعانت کبھی ایک ایسے شخص سے بھی گردن
پکڑ کر لیتا ہے جو اسلام سے سرکش و باغی ہو۔ مگر کیا ان ارشادات ربانی کی ضروری التعمیل
ہونے سے کسی ایماندار کو گنجایش انکار ہے ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و
یأمرون بالمعروف وینہون عن المنکر واولئک ھم المفلحون (آل عمران)
وقال عزوجل۔ واذ اخذ اللہ میثاق الذین اوتوا الکتاب لتبیننہ للناس ولا
تکتمونہ (آل عمران) اور تم مین سے ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے کہ بھلائی (اسلام کما فی
الجلالین) کی طرف بلائیں۔ اور اچھی بات کا حکم دیں اور بری سے منع کرین اور یہی لوگ
مراد کو پہنچے اور یاد کرو جب اللہ نے عہد لیا اون سے جنہین کتاب عطا ہوئی کہ تم ضرور اسے لوگون سے
بیان کردینا اور نہ چھپانا۔ (ترجمہ رضویہ) یہ صحیح ہے کہ خدا اسلام کی اشاعت ایسے غیبی ذرائع

بھی فرماتا ہے جو ہمارے ذہن میں کبھی نہیں گزرتے مگر اوسکے ساتھ اسے کسے انکار ہو سکتا ہے کہ دنیا عالم اسباب ہے اور یہاں کے ہر کام کو اللہ عزوجل نے ایک سبب سے مربوط فرمادیا ہے اور اس عالم اسباب میں اس کار تبلیغ کی ذمہ داری حسب فحوائے آیات کریمہ مذکورہ بالا ہماری کوشش کے سر ہے۔

دلہذا - حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی صحیح بخاری میں ارشاد ہوا بلغوا عنی ولو آیۃ (الحدیث) مجھسے پہنچاؤ اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔ نیز فرمان رسالت ہے والذی نفسی بیدہ لتامرن بالمعروف ولتنھون عن المنکر لیوشکن اللہ ان یبعث علیکم عذابا من عندہ ثم لتدعنہ ولا یستجاب لکم (رواہ الترمذی عن حذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کما فی المشکوۃ) قسم اوس ذات پاک کی جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے البتہ ضرور ضرور تم معروف کا حکم دوگے اور منکر سے منع کروگے یا یہ کہ اللہ عزوجل ضرور جلد تم پر اپنے پاس سے عذاب بھیجیگا پھر تم (اوس سے نجات پانیکے لیے) البتہ ضرور دعا کروگے مگر وہ تمہارے حق میں قبول نہوگی (والعیاذ باللہ تعالیٰ) خیر الامم کا لقب جو اس امت کا طغرائے امتیاز ہے وہ اسی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا جسکا دوسرے لفظوں میں نام تبلیغ اسلام ہے رہین منت ہے ارشاد ربانی ہے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر وتومنون باللہ (ال عمران)

تم بہتر ہو اون سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو (ترجمہ رضویہ)

---

(باقی آئندہ)

# مدنی تاجدار

از حضرت استاذ العلماء جناب مولانا مولوی حافظ حکیم سید محمد نعیم الدین صاحب مد ظلہ مرادآبادی

**ہستی کا پہلا نقش** - دائرہ کائنات کا مرکز، مجموعہ مخلوقات کا طغرائے اولین، گلزار خلائق کا سب سے نفیس پھول، آسمان وجود کا نیر اعظم وہ تاباں و درخشاں نور عالم افروز ہے جسکے ظہور نے اپنے پرتو جمال کے فیضان سے کائنات کو مالا مال کر دیا یہ کاتب قدرت کے قلم ایجاد کا سب سے پہلا نگار ہے اسی نے اپنے حسن و جمال زیبائی و یکتائی، خوبی و دلربائی سے ہمہ تن سراپا زبان ہو کر اس کی صنعت و حکمت علم و قدرت بدیع نگاری، نادر طرازی، اوصاف کمال، عزت و جلال کی برملا شہادت دی (علیہ ازہر صلوات و اطیب تسلیمات) اس کی شان والا سے اسکی شان عالی ظاہر ہوئی - اس کی ہستی مقدس سے اسکی ہستی پاک پہچانی گئی - آیت ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم الآیہ - آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق الآیہ - قرآن پاک ان آیات طیبہ میں یہ تعلیم فرماتا ہے کہ اللہ عز و علا تبارک و تعالیٰ کی معرفت کا ذریعہ سید ابرار صلی اللہ علیہ و علے آلہ و بارک وسلم کے محاسن و اوصاف کی معرفت ہے - عالم کی تمام ہستیاں اسی پاک ہستی کا صدقہ، جہان کے سارے وجود اسی پاک وجود کا طفیل ہیں، بیشک ثانی اول پر موقوف اور اپنی ہستی میں اسی کے دامن کے ساتھ مربوط ہوتا ہے - مگر اس میں بھی شک نہیں کہ اول اپنے وصف اولیت میں لاثانی ہے - اُسکا ثانی نہیں - اس ہستی مقدس کا کوئی نظیر ہے نہ مثیل نہ ہمتا نہ عدیل، لاثانی نے لاثانی بنایا ہے، بے نظیر نے بیمثال پیدا کیا ہے - اُس روح معنو جان مجسم پہ بے شمار درود جس کے وجود نے وجود بے کیف کا پتہ دیا اور جسکے حسن نے

محبوبِ حقیقی کے حُسن کا خطبہ پڑھا - وہ حُسن بے پردہ جو بے شمار حجاب رکھتا تھا اور باوصف غایتِ ظہور و اشراقِ کمالِ خفا ر حاستتار میں تھا - ہر کہیں جلوہ افروز تھا اور کہیں نظر آتا تھا - ؎

اے نور تو نظر حجاب تا کے
بے پردگیِ تو پردۂ تو -

بیچ - و پایان نشان رکھتا تھا اور بے نشان تھا - اُسکا جلوہ دلربا مدنی محبوب کے رخسار انور میں نظر آیا - آئینہ کی جلا نے یار کے رخ سے برقع اوٹھایا - جو آنکھ میں نہ آسکتا تھا وہ دل میں سمایا، جس کا پتہ نہ تھا وہ رہنما ہوا - عشاق کی راہ طلب میں حیرانی و پریشانی دور ہوئی، مراد طالب سے ہم آغوش ہے اور مطلب آرزو مندکی تلاش میں بے نشانی نشان بنی - اور پردہ دید کا ذریعہ ہوا چشم حسرت ماں نصیب اور دیدۂ حیراں کو دید جمال میسر آئی - دیدار یار کے لطف اوٹھاتے اور جان و دل فدا کرنے کا موقع ملا - ؎

چھپ کے پردہ میں آنکھ کے وہ حسین
دل کے حجلے میں ہو گیا ہے مکین

لاکھ پردے ہیں اور پردہ نہیں
جلوہ گر گشت یار پردہ نشین

غمزہ زن گشت حُسن در بازار

حُسنِ ازل عربی شاہد کی طلعت میں نمودار ہوا، نورِ قدیم نے برزخی حجاب میں ظہور فرمایا حق ہے کہ یہ ذات برحق آئینۂ حق نما ہے - اِسی کو تعین اوّل کہتے ہیں - یہی مخلوقات کا مبدء اور نور الٰہی کا پہلا پرتو ہے - یہی نائبِ حق اور خلیفۂ مطلق ہے - یہی آفرینش عالم کا مقصود - ع -

مقصودِ ذاتِ تست دگر جملگی طفیل

حدیث قدسی - خلقت الخلق لاعرفهم كرامتك ومنزلتك علي

لولاک لما خلقت الدنیا - یعنی اللہ تعالٰی فرماتا ہے کہ میں نے مخلوقات کو اس لئے پیدا کیا تاکہ اے حبیب آپکی کرامت و منزلت کی اُن کو معرفت کراؤں - اگر آپ نہ ہوتے تو میں ہرگز دنیا کو پیدا نہ فرماتا "

تمام دنیا اسی پاک ہستی کی عزت و منزلت ظاہر کرنے کے لیے مخلوق ہوئی - ہر ممکن کو اسی کی اطاعت و خدمت اسی کے اظہارِ شان و شوکت کے لیے وجود مرحمت ہوا سطوت الٰہیہ اور وجود حق اوسیکے وجود مبارک سے پہچانا گیا - جمال کبریائی کی معرفت اسی کی بدولت ہوئی - نقاش قدرت نے پہلا جو دلکش نقش رقم فرمایا - سب سے اوّل جس ذات اقدس کو ہستی عنایت کی وہ عربی تاجدار کا نور پاک تھا - یاجابر ان اللہ خلق نور نبیک قبل الاشیاء اس نور پاک کو نبوت و رسالت کا جلیل منصب مرحمت کیا اسکی خلافت عظمٰے و نبوت کبرٰے کا سکہ جاری ہوا - فرمانروائی و حکمرانی کے اعلان کیے گئے - نیابتِ حق کے اورنگ و سریر پر متمکن فرماکر عزت و جلالت کا تاج زیب سرِ اقدس فرمایا تخت نشینی و تاج پوشی کی دھوم مچی اور ابھی تک آدم (علیہ السلام) کی روح جسم سے متعلق بھی نہیں ہوئی - ابو البشر کا پُتلا بھی نہیں بنا کنت نبیاً وادم بین الروح والجسد کنت نبیاً وادم لمنجدل فے طینتہ

| | |
|---|---|
| فرزند خلف ترین آدم | بابا ے شفیق ہر دو عالم |
| بر عالم و آدمی مقدم | از عیسیٰ مریمی موخر |

اے نامِ تو بر زمین محمدؐ
خوانند بر آسمانت احمد

(باقی دارد)

# رحمۃ للعلمین

(از جناب نواب وحید احمد خان صاحب رضوی ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی)

نہ آخر رحمۃ للعلمین   ز محروماں چرا فارغ نشینی

وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین

الحمد للہ وحدہ والصلاۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ وعلی آلہ وصحبہ المکرمین عندہ

دنیا کی نیرنگیاں اور زمانہ کے انقلابات کچھ اس طرح وقوع پذیر ہوتے ہیں کہ عقلیں متحیر رہ جاتی ہیں۔ مگر نفس انسانی کا ایک یہ بھی خاصہ ہے کہ کسی امر کے واقع ہونیکے بعد اوسکے اسباب پر بحث کی جاتی ہے اور دلائل و براہین سے ثابت کر دیا جاتا ہے کہ اوس امر کا واقع ہونا اون اسباب کی وجہ سے جو اوسکی تہ میں مخفی تھے اور جو آہستہ آہستہ اپنا کام کر رہے تھے ایک امر ناگزیر تھا۔ منطق کا اصول کہ ہر واقعہ سے پہلے اوسکے چند اسباب ہوتے ہیں بلاشبہہ صحیح ہے لیکن اون اسباب کا علم ہمعصروں کو نہیں ہوتا یا اگر ہوتا ہے تو حجاب غفلت اون علتوں کے دفع کرنے میں حارج ہوتا ہے اور آخر کار وہ امر جو متاخرین کی نظروں میں اون اسباب کی وجہ سے ضروری الوقوع تھا واقع ہو جاتا ہے۔ معاصرین حیران رہ جاتے ہیں اور تاریخ دنیا کا ورق الٹ جاتا ہے۔

تاریخ عالم کو نظر تعمق سے مطالعہ کرنے والا اس قسم کی بہت سی مثالیں پیش کر سکتا ہے یورپ میں نپولین کا عروج و زوال۔ فرانس کا انقلاب اعظم۔ جرمنی و اٹلی کی پستی و ترقی

یا پاپائیت کا زوال ایسے امور ہیں جنکی تہ میں متعدد اسباب پنہاں ہیں۔ اسیطرح ایشیا میں قوموں کی پیدایش و فنا اور خصوصیت کے ساتھ اسلامی فتوحات و شکست ہمارے موضوع کو اچھی طرح واضح کرتے ہیں ہمکو اس وقت ان تمام واقعات کے اسباب و علل پر بحث کرنا مقصود نہیں بلکہ صرف اتنا واضح کرنا ہے کہ کسی واقعہ کے وقوع سے قبل جو اسباب اپنا کام کرتے ہیں اگر اون کا علم معاصرین کو ہوا اور وہ اوسکے دفعیہ میں کوشش بلیغ کریں تو السعی منی و الاتمام من اللہ کے اصول کے ماتحت وہ امر نہ واقع ہو۔

اس وقت اسلام ہر طرف خطرہ میں نظر آتا ہے[۲۳] - اگر ہندوستان پر مغربیت غالب ہے تو ترکی بھی اس سے محفوظ نہیں - اگر ایک طرف اسلامی روایات کو حقیر بنانے کی کوشش کی جارہی ہے تو دوسری طرف اسلامی عمارات کو جو اسلامی ترقی و تمدن[ع] کے ظاہر کرنیوالی ہیں

---

عہ عمارات کی ایک یہ بھی خصوصیت ہے کہ وہ اپنے بنانے والے کے کیرکٹر کو ظاہر کرتی ہیں۔ کسی قوم کا تمدن اوسکی تہذیب و تعلیم اوسکی اعلیٰ ہمتی اور اولو العزمی اون عمارتوں سے ظاہر ہوتی ہے جو وہ بطور یادگار چھوڑتی ہے۔ مثلاً ہندوستان میں افغان بادشاہوں کی عمارات اوس وقت کے تمدن کو ظاہر کرتے ہیں۔ قطب مینار کو دیکھیے اوسکی بلندی و شان و شوکت سے افغان بادشاہوں کی بلند حوصلگی عیاں ہے جسکی شہادت تاریخ میں موجود ہے اوس کے مقابلہ میں شاہان مغلیہ کی عمارات ملاحظہ کیجیے اون کا کیرکٹر اون کا طرز معاشرت کچھ اور ہے۔ یہ سچ ہے کہ جہانتک فن تعمیر کا تعلق ہے مغل عمارات خوبصورت۔ سڈول اور شاندار ہیں اور فارسی و ہندوستانی اثرات کو خوب ظاہر کرتی ہیں۔ لیکن پہلے کی عمارات سے نمایاں فرق ہے - وجہ یہ ہے کہ پٹھان بادشاہ دنیا کے فتح کا عزم رکھتے تھے جسکی نمایاں مثال علاء الدین خلجی اور محمد بن تغلق کے واقعات سے ظاہر ہے۔ شاہان مغل ہندوستان اور قندھار ہی پر قانع رہے یہی خصوصیت اون کی تعمیرات سے بھی نمایاں ہے۔ یہ موضوع فن تاریخ سے تعلق رکھتا ہے۔ (باقی صفحہ ۲۳ پر)

اور جو مسلمانوں کے سواد اعظم کے نزدیک متبرک خیال کی جاتی ہیں نہایت ظلم سے مسمار کیا جا رہا ہے۔ اگر ایک طرف اسلام کے زریں اصول جمہوریت و مساوات کو ذاتی مفاد کا آلہ بنایا جاتا ہے تو دوسری طرف اعلاء کلمۃ الحق کو گناہ کبیرہ خیال کر کے اس کے دبانے کی کوشش بے نہایت کی جاتی ہے۔

اس وقت سوال یہ ہے کہ اسلام کے تنزل کی حقیقی علت اور مسلمانوں کے قعر ذلت میں گرنے کی اصلی غایت کیا ہے۔ یہ ایک ایسا عظیم سوال ہے جس پر غور و خوض کرنے کو انجمنیں بنتی ہیں۔ جلسے کیے جاتے ہیں۔ اخبارات میں رائے زنی کی جاتی ہے۔ مگر مسلمانوں کی عقلوں پر وہ پردۂ غفلت پڑا ہے کہ اوٹھتا ہی نہیں۔ وہ فروعی باتوں میں بحث کر کے رہ جاتے ہیں اصل مطلب پر گفتگو نہیں کرتے۔ مادیت پرست چاہے جو کچھ بھی اس کی علت تجویز کریں لیکن اسلام کی حقیقت کو سمجھنے والا اس نتیجہ پر پہونچے بغیر رہ نہیں سکتا کہ مسلمانوں کی تمام خرابیوں کا اصلی راز اونکی اوس رحمت عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے بے توجہی ہے اور اوسکے احکام کی طرف سے غفلت ہے جسنے اپنی عظیم رحمت کے سبب انکے حصول ترقی کا راز قولاً و فعلاً بتا دیا۔ اگر آج اسلامی تعلیمات پر کاربندی کی جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ مسلمانوں کی قوم ذلت کی بجائے عزت اور محنت کی بجائے راحت کے منازل طے کر کے معراج کمال پر نہ پہونچ جائے۔

---

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۳) جو حسب موقعہ انشاء اللہ تعالیٰ درج رسالہ ہوتا رہیگا۔ اسوقت صرف اتنا ظاہر کرنا ہے کہ عمارات قطع نظر اسکے کہ وہ متبرک خیال کی جائیں دوسرے پہلوؤں سے بھی قابل قدر چیز ہیں۔ اسلامی عمارات کو ڈھا کر نجدیوں نے نہ صرف مسلمانوں کے مذہبی جذبہ کو ٹھیس لگائی بلکہ اپنی بربریت و جہالت کا بھی پورا پورا ثبوت دیا مگر زیادہ تعجب اون تعلیم یافتہ حضرات کی عقل پر ہے جو نجدیوں کے پُر از جہالت افعال کو نظر تحسین سے دیکھتے ہیں۔ — وحید احمد عفی عنہ۔

اسی اصول کو پیش نظر رکھ کر اور اسلامی تعلیمات کو بے کم و کاست مسلمانوں تک پہونچانیکے لیے جماعت مبارکہ رضائے مصطفےٰ نے یہ رسالہ جاری کرنے کا ارادہ کیا۔ اللہ تعالےٰ اس رسالہ کو اہلسنت میں شائع اور اونکے واسطے مشعل ہدایت فرمائے۔ آمین۔

اس رسالہ کا اس زمانہ میں جاری ہونا بیشک رحمت ہے اور اس رحمت کا تعلق خاص رحمت مجسم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے۔ اسلیے ہمنے خیال کیا کہ اپنا اول مضمون اس عنوان کے ساتھ ہونا بہتر ہے۔

رحمت ایک صفت کمال ہے اور اوسکا مفہوم واقعات کے اعتبار سے جدا ہے ایک بھوکے کو جو شدتِ گرسنگی سے مر رہا ہو ایک ہزار کا چیک لکھ دینا رحمت نہیں بلکہ اوسکے سامنے کھانے کی رکابی رکھدینا یہی رحمت ہے۔ بقول حضرت سعدی شیرازی علیہ الرحمہ۔ ع شلغم پختہ بہ ز نقرۂ خام۔ اسی طرح ایک پیاسے کے ساتھ رحمت ٹھنڈا پانی پلانا ہے نہ انواع و اقسام کے طعام اوسکے سامنے چننا۔ علیٰ ہذا ایک تشنۂ علم کو کتابوں کی لائبریری ایک لاکھ روپیہ سے زائد تسلی بخش اور اوسکے واسطے رحمت ہے۔ تو رحمت نام ہوا اوس چیز کا جو مقتضائے فطری کو پورا کرے۔ پیاسے کو پانی۔ بھوکے کو کھانا۔ طالبعلم کو کتاب یہ تمام چیزیں ہر فرد کی ایک خاص فطری طلب کو پورا کرتی ہیں اور اسی لیے اونکے واسطے وہی چیزیں رحمت ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ یہ طلب کسطرح پیدا ہوتی ہے۔ ہمنے اوپر اسکو آسانی کے لیے "مقتضائے فطری" سے تعبیر کیا لیکن ہر فطری اقتضا کا کوئی سبب ضرور ہوتا ہے جسکو ماہر فن طب اور ماہر فلسفۂ نفس خوب جانتا ہے۔ آخر اس "مقتضائے فطری" کا کیا سبب ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ شخص کی کوئی طاقت یا قوت حد اعتدال سے بڑھ جاتی ہے اوسکو اعتدال پر لانے کے لیے مناسب حال اشیاء کا بہم پہونچانا ضروری ہوتا ہے۔

# نجدی اور اسلام

از قاضی محمد احسان الحق نعیمی مدیر رسالہ

اسلام کے لیے گو ہر زمانہ میں گوناگون مصائب لازم رہے اور اوسکے حق میں دشمنان دین نے طرح طرح کی فتنہ انگیزیاں کیں۔ اور ہر فتنہ بلا کے ایک پہاڑ کیطرح ٹوٹا اور جب کوئی ایسی بڑی مصیبت رونما ہوئی دنیا کے کفار نے یقین کیا کہ اس حملہ سے اسلام نہیں بچ سکتا اور جسطرح سکرات کے عالم میں کسی مریض کی نفس شماری کیجاتی ہے اسطرح وہ بغلیں بجا بجا کر اسلام کے فنا کی گھڑیاں گننے لگے۔ لیکن اسلام کی روحانیت نے اون تمام تاریکیوں کے پردے چاک کیے اور اون گھٹاؤں میں سے جب اپنا جہان منور کن چہرہ نکالا دنیا کی نگاہوں کو خیرہ کر دیا دشمنوں کے حوصلے پست ہو گئے اور منہ بگاڑ بگاڑ کر رہ گئے ایسا کتنی مرتبہ ہوا صدیاں اسی میں گزر گئیں شمار کہاں تک کیا جائیگا۔

آج بھی طرح طرح کے فتنے برپا ہیں اور اونیز انواع اقسام کی مصیبتیں آرہی ہیں ان سب میں نہایت بھیانک اور تمام عالم اسلام کو تڑپا ڈالنے والی جو مصیبت ہے وہ نجدیوں کا فتنہ ہے جنہوں نے حرمین طیبین کی پاک اور مقدس سرزمین پر ناجائز طور پر تسلط کر کے بیگناہ مسلمان مردوں۔ عورتوں۔ بچوں کو نہایت ظلم و ستم بے رحمی اور سفاکی کیساتھ شہید کیا حرمین طیبین کے رہنے والوں کے خاندان تباہ و برباد کر دیے۔ گھر کے گھر اجڑ گئے۔ دارالامن کے باشندے دشت و جبل میں سرگردان پھر رہے ہیں۔ نہ بیٹے کو باپ کی خبر ہے۔ نہ باپ کو اولاد کا حال معلوم ہے۔ ماں سے فرزند جدا ہے۔ اور فرزند سے ماں کی شفقت والی گود۔ رات دن ان بلاکشان مصیبت کو غم و اندوہ میں کراہتے گزر جاتے ہیں۔ شب و نہار کی تلخ ساعتیں کاٹے نہیں کٹتیں اسی پر بس نہیں ہے۔ ابھی ظالم کو صبر نہیں آیا

ہاشمیون کے خون بہا کروہ سیرنہیں ہوا - صحابہ کرام اور اکا برامت کے وہ مزارات جو توحید کے علم اور اسلام کی شوکت کی یادگاریں تھین - کفار کی حسرتیں نکالنے اور اون کے دل خوش کرنے کے یے بے دینوں نے سطح خاک کے برابر کردیں -

آہ - سرزمین حرم کا وہ بقعہ آج ظلم وجفا کے تیرونکا آماجگاہ بن رہا ہے جس کا قصد کرنے والے ہندی مسلمان جہازہی سے حدود حرم میں داخل ہوتے ہوئے آرام وآسائش کا لباس اوتار ڈالتے تھے - اور احرام باندھکر اوس سرزمین پاک مین داخل ہوتے تھے شریعت نے یہی ادب بتایا تھا - آج وہاں بے دین گستاخ تلواریں چلاتے اور خون بہاتے ہیں - آج مصطفے علیہ التحیۃ والثنا کے صحابہ کے مزارات کیساتھ بے ادبیان کیجاتی ہیں - اور کسطرح کن بے باکیون کے ساتھ اون پاک روحوں کے مزارات کی اہانت کیجاتی ہے - قلم کو یارا دے تحریر نہیں ہے -

دنیا کی اقوام میں وحشت وخونخواری کا وہ نمونہ جو نجدی نے سرزمین حرم میں دکھایا ہے تلاش کرنا بیکار ہے - وہ اپنے طرز ستم میں لاثانی ہے -

کہیں مولد نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم وہ حبیب خدا کی یادگار - وہ خدا کی رحمت کا مظہر وہ توحید کے علمبردار کی قدمگاہ - وہ اسلام کے ظہور وشیوع کا منبع نجدیوں کے ناپاک ہاتھوں سے گرایا جارہا ہے - ہزارہا اولیا نے - بے شمار ائمہ نے - اکابر دین نے - محدثین نے - صالحین نے جسکو زیارتگاہ سمجھا تھا - جسکی زیارت کی تمنا دل میں رکھتے تھے اوسکی کیسی اہانتیں کین - اسلام کی عبادتگاہیں مسجدین جنکے بنانے پر جنت میں گھر بنانے کا ثبوت حدیث شریف میں ارشاد فرمایا گیا - حجاز مقدس میں گرادی گئیں - دنیا کے کفار ان خبرون کو سنکر کسقدر خوش ہوتے ہیں -

مرکز اسلام کی بربادی پر کیسے قہقہے اڑاتے ہیں۔ مگر ان بے دینوں کا شعار ہی یہ ہے وہ اسلام کی شوکت کے دشمن ہیں۔ ہر چند ہندوستان کے نجدی ان واقعات پر پردے ڈالتے رہے مگر ہزارہا آنکھوں نے جو مناظر دیکھے ہیں اونھیں کہاں تک جھٹلایا جا سکتا ہے۔ حج کے ایام میں ہر چند احتیاط سے کام لیا گیا مگر پھر بھی وہ بے تمیزی جو خمیر ہے۔ وہ عناد جو فطری ہے وہ عداوت اسلام جس نے نجدیوں کو بیتاب کر رکھا ہے ظاہر ہوئے بغیر نہ رہ سکی بہت سے حاجیوں کو بھی اوسکے دست جفا سے ستم اوٹھانا پڑا ہے۔ مطاف میں سعی میں کتنے اونکی بے تمیزی سے روندے گئے حج کا خطبہ نہ ہوا۔ حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی۔ مصلوں پر نمازیں روک دی گئیں۔ لطف یہ کہ اپنے کو حنبلی کہتے ہیں حنبلی مصلے پر بھی نمازیں روکیں۔ اس سے اوسکے حنبلیت کے نمایشی دعوی کی قلعی کھل جاتی اور مکاری عیاں ہو جاتی ہے۔ مدینہ طیبہ میں کیا کیا ستم نہ ڈھائے۔ کیا کیا قیامتیں نہ اوٹھائیں۔

مکہ مکرمہ میں جنۃ المعلی کو برباد کیا تھا۔ مدینہ طیبہ میں جنت البقیع کو تباہ کیا اجلۂ اصحاب کرام حضور کے اہل بیت اطہار۔ ازواج مطہرات۔ خاتون جنت۔ حضرت ذوالنورین۔ حضرت عثمان بن مظعون۔ حضرت امام حسن۔ سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین کے مزارات مقدسہ مسمار کر ڈالے ان بے دینوں کو توحید کا ہر نشان۔ سو عدیں کی ہر یادگار۔ اکابر اسلام کے معالم۔ سب نظر میں کھٹکتے ہیں اپنے سوا تمام جہان کو مشرک جانتے ہیں اگر اونکی حکومت کو وسعت ہو جائے تو آج دنیا کا ہر مسلمان اون کے فتوی سے گردن زدنی اور مباح الدم ہے۔ وہ کفار کے رہنے بسنے کے لیے مسلمانوں کے وجود سے دنیا کو خالی کر دینا چاہتے ہیں

(باقی آئندہ)

# عہد صدیقی کا ایک ورق

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو جب جنگ یمامہ وغیرہ سے فراغت حاصل ہوئی تو آپ نے ایک روز اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جمع فرمایا اور ایک فصیح و بلیغ تقریر میں جان نثارانِ اسلام کو یوں مخاطب فرمایا کہ اے فدائیانِ اسلام ہمارے تمہارے آقا و مولا حضور نبی کریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم کا قصد مبارک تھا کہ ملک شام میں بھی اسلامی پرچم اڑائے جائیں۔ ابھی یہ آرزو پوری نہ ہوئی تھی کہ محبوب حقیقی سے جا ملے۔ میرا خیال اور نہ صرف خیال بلکہ آرزو و تمنا ہے۔ کہ میں اس قصد مبارک کی تکمیل کی سعادت حاصل کروں۔ اور جان نثاران اسلام کو اعلاء کلمۃ اللہ کیلیے ملک شام کو بھیجوں جاں بازان اسلام ایسے موقع کے منتظر ہی تھے اونکو اس سے بہتر موقع اشاعت اسلام کے مقدس فرض ادا کرنے کا کب مل سکتا تھا متفقہ طور پر اس رائے کی تائید کی اور اطاعت امیر المومنین کا عہد کیا رؤساء عرب سرداران یمن کو دعوتی خطوط لکھکر حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معرفت بھیجے گئے وہ لوگ بھی گویا منتظر ہی بیٹھے تھے اس مسرت زا تجویز نے طبیعتوں میں نئی اُمنگیں پیدا کردیں فداکاری کے جذبات موجیں مارنے لگے اور ہر شخص حمایت اسلام کیلیے آمادہ اور دین پر فدا ہونیکیلیے بیقرار ہونے لگا اور خط کے جواب کے بجائے۔ اونہوں نے خود امیر المومنین کے دربار میں حاضر کا قصد کردیا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سفارت سے واپس آکر اونکے جذباتِ ذوق و شوق کی تمام کیفیت عرض کرتے ہوئے اونکے قریب تر زمانہ میں پہنچنے کی اطلاع دی۔

**عسکر اسلام کا ایک منظر** ابھی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آئے ہوئے صرف ایک ہی دن گزرا تھا کہ مجاہدین اسلام کی آمد آمد کی خبر گرم ہوئی۔ مدینہ طیبہ میں شور مچ گیا

خود حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنفس نفیس ایک کثیر مجمع کیساتھ اونکے استقبال کیلیے تشریف لے گئے شہر سے باہر ایک بلند مقام پر قیام فرماکر ان مجاہدین کی آمد کا انتظار فرمانے لگے عجیب منظر تھا۔

اسطرف سلطان اسلام نہیں بلکہ اونکا دینی مقتدا و پیشوا حوصلہ افزائی کیلیے بیچینی کیساتھ انتظار کر رہا ہے اوسطرف اونکے فداکاری کے جذبات جلد تر مدینہ طیبہ پہنچنے کیلیے تیز رفتاری پر مجبور کر رہے ہیں۔ آخر کار انتظار کی گھڑیاں ختم ہوتی ہیں۔ سامنے گرد اوٹھتی نظر آتی ہے۔ کبھی کبھی اوس گرد میں سے مجاہدین کے پھریروں کی کچھ یوں ہی سی جھلک نظر آتی ہے۔ گرد پھٹی۔ انتظار کا خاتمہ ہوا اور محمدی کچھار کے شیر اسلامی پرچم لہراتے علم بلند کیے ہوئے سامنے آگئے۔ آنکھیں چار ہوتے ہی ایک عجیب کیفیت پیدا ہوگئی نعرۂ تکبیر کی فلک بوس آواز نے بہادران اسلام کا خیر مقدم کیا۔ تمام میدان اس آواز سے گونج گیا۔ اور مجاہدین کے دلوں میں اس آواز نے ایک برقی رو دوڑا دی۔

مجاہدین کا لشکر جدا جدا قبائل پر منقسم تھا۔ ہر ایک سردار اپنی اپنی قوم لیے ہوئے علیحدہ علیحدہ نشان اڑا رہا تھا سب میں آگے قبیلہ یمن میں سے قوم حمیر تھی۔ اونکے جوان اوسوقت کے سامان حرب سے خوب آراستہ و پیراستہ تھے۔ سروں پر خود۔ تن پر زرہیں۔ کاندھوں پر کمان۔ کمر میں تلواریں اونکی بہادری اور جوانمردی کی ضمانت دے رہی تھیں۔ ذوالکلاع حمیری اونکا سردار آگے بڑھا آداب شاہانہ بجا لاکر اپنا تعارف کرایا۔ اپنی قوم کی بزرگی اور بہادری میں اشعار پڑھے۔ (عرب میں دستور تھا کہ وہ ایسے مواقع پر اپنی دلاوری و بہادری کے اشعار پڑھا کرتے تھے) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہایت مسرت کیساتھ سنے اور تبسم فرماکر اونکو پڑھتے ہوئے جوش میں ایک حوصلہ افزا تلاطم پیدا کردیا۔ مقدس زبان سے اونکے لیے دعا فرمائی۔ اور وہ دعائیں لیکر آگے بڑھے۔ اسیطرح سردار لشکر آتے گئے اور دعائیں لیکر بڑھتے گئے۔

حضرت قیس ابن ہبیرہ اپنا گھوڑا بڑھا کر سامنے آئے سلام نیاز عرض کیا بہادری کے شعر پڑھے دعائیں لیں اور پھریرا اوڑاتے ہوئے آگے بڑھے۔

(محمد علی آنولوی غفرلہٗ)

# منقبت

رشحۂ کلک گہر سلک حضرت حجۃ الاسلام جناب مولٰنا مولوی حاجی قاری مفتی شاہ محمد حامد رضا خاں صاحب زیب سجادہ آستانہ عالیہ رضویہ دامت برکاتہم

یا الٰہی برائے آلِ رسول — دِلمین بھردے ولائے آلِ رسول

سوکھے دھانوں پہ بھی برس جائے — ابرِ جود و سخائے آلِ رسول

سر ہے قربان تجھپہ آنکھوں سے — آنکھیں سر سے فدائے آلِ رسول

سجی نعلین رگڑا آنکھوں کا — طوطیا خاکِ پائے آلِ رسول

تیزیِ مہرِ حشر کا کیا خوف — مین ہوں زیرِ لوائے آلِ رسول

تاج والونکو تاج عزت ہے — خاکِ نعلین پائے آلِ رسول

ٹھوکروں پر نہ ڈال غیروں کی — تیری قدموں مین آئے آلِ رسول

میری بگڑی بنی ہے تیرے ہاتھ — توہی بگڑی بنائے آلِ رسول

تجھ سے جسکو ملا ملا پیارے — تجھسے جو پائے پائے آلِ رسول

تیرا باڑا ہے بٹ رہا جگ مین — توہی دے یا دلائے آلِ رسول

جھولی پھیلائے ہے ترا منگتا — بھردے داتا برائے آلِ رسول

دَر سے اپنے نکر اسے دَر دُر — دَر دے دُرگر رضائے آلِ رسول

دُور ہو دَور دَورا دُوری کا — دَور پھر یہ نہ آئے آلِ رسول

دیدے چمکار کر کوئی ٹکڑا — سگِ در کو رضائے آلِ رسول

بکھرے در بدر بھٹکتے ہین — دے ٹھکانا برائے آل رسول

تلخیان ساری دُور ہو جائین — میٹھے شربت پلائے آلِ رسول
ہین رضا غوث کے قدم بقدم — ہیں قدم اونکے پائے آلِ رسول
جسنے پائے کو تیرے پایا ہی — کھ اوٹھا ہینو پائے آلِ رسول
انہین قدمون کی نیچے ہی جنت — اور قدم ہیں یہ پائے آلِ رسول
اِنکی سیرت ہی سیرتِ نبوی — اِنکی صورت لقائے آلِ رسول
اِنکے جلوون مین اونکے جلوے ہین — ہر ادا ہی ادائے آلِ رسول
ہے بریلی بھی آج مارہرہ — اعلحضرت بجائے آلِ رسول
قادریوں کا ہے لگا میلا — ہے تماشا ضیائے آلِ رسول
نوری مسند پہ نور کا پتلا — اچھا ستھرا رضائے آلِ رسول
چتر رحمت کا شامیانہ ہے — سر پہ ہی یا ردائے آلِ رسول
عرس شادی رچی برات سجی — بنا دولھا رضائے آلِ رسول
ہین پرون سی کیے ہوے سایہ — پرے قدسی جمائے آلِ رسول
ہین گھٹا ٹوپ رحمتین چھائین — یا ہی ظلِ ہمائے آلِ رسول
برکاتی برات کا دولھا — شاہ احمد رضائے آلِ رسول
برکاتی بہار کا سہرا — تیرے سر ہی رضائے آلِ رسول
قادریت دولھن بنی نوشاہ — شاہ احمد رضائے آلِ رسول
نور کا حلہ جوڑا شاہانہ — نوری جامہ قبائے آلِ رسول
نور کی چہرے پر نچھاور ہی — صدقے ہم سب گدائے آلِ رسول
بیل بیری بھی اب منڈھے چڑھ جائے — صدقہ حامد رضائے آلِ رسول

(باقی دارد)

## صرف بریلی کیلیے اوقات صلوٰۃ خمسہ بابت شہر ربیع الاول شریف ۱۳۴۵ھ

| تاریخ قمری | صبح صادق | | طلوع آفتاب | | ضحوہ کبری | | ایام | نصف النہار | | عصر حنفی | | غروب آفتاب | | عشا حنفی | | تاریخ انگریزی |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | گھنٹہ | منٹ | گھنٹہ | منٹ | گھنٹہ | منٹ | | گھنٹہ | منٹ | گھنٹہ | منٹ | گھنٹہ | منٹ | گھنٹہ | منٹ | |
| ۱ | ۴ | ۳۴ | ۵ | ۵۳ | ۱۱ | ۲۸ | جمعہ | ۱۲ | ۱۰ | ۴ | ۴۱ | ۶ | ۲۵ | ۷ | ۴۵ | ۹ ستمبر |
| ۲ | ″ | ۳۵ | ″ | ۵۵ | ″ | ″ | شنبہ | ″ | ۹ | ″ | ۴۰ | ″ | ۲۴ | ″ | ۴۴ | ۱۰ |
| ۳ | ″ | ۳۶ | ″ | ″ | ″ | ″ | یکشنبہ | ″ | ″ | ″ | ۳۹ | ″ | ۲۳ | ″ | ۴۳ | ۱۱ |
| ۴ | ″ | ″ | ″ | ۵۶ | ″ | ″ | دوشنبہ | ″ | ″ | ″ | ۳۸ | ″ | ۲۲ | ″ | ۴۱ | ۱۲ |
| ۵ | ″ | ۳۷ | ″ | ″ | ″ | ۲۷ | سہ شنبہ | ″ | ۸ | ″ | ۳۷ | ″ | ۲۱ | ″ | ۴۰ | ۱۳ |
| ۶ | ″ | ″ | ″ | ۵۷ | ″ | ″ | چہارشنبہ | ″ | ″ | ″ | ۳۶ | ″ | ۲۰ | ″ | ۳۹ | ۱۴ |
| ۷ | ″ | ۳۸ | ″ | ″ | ″ | ″ | پنجشنبہ | ″ | ″ | ″ | ۳۵ | ″ | ۱۸ | ″ | ۳۷ | ۱۵ |
| ۸ | ″ | ۳۹ | ″ | ۵۸ | ″ | ″ | جمعہ | ″ | ۷ | ″ | ۳۴ | ″ | ۱۷ | ″ | ۳۶ | ۱۶ |
| ۹ | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ | شنبہ | ″ | ″ | ″ | ۳۳ | ″ | ۱۶ | ″ | ۳۵ | ۱۷ |
| ۱۰ | ″ | ۴۰ | ″ | ۵۹ | ″ | ۲۶ | یکشنبہ | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ | ۱۵ | ″ | ۳۴ | ۱۸ |
| ۱۱ | ″ | ۰ | ۶ | ۰ | ″ | ″ | دوشنبہ | ″ | ۶ | ″ | ۳۱ | ″ | ۱۴ | ″ | ۳۳ | ۱۹ |
| ۱۲ | ″ | ۴۱ | ″ | ۰ | ″ | ″ | سہ شنبہ | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ | ۱۳ | ″ | ۳۲ | ۲۰ |
| ۱۳ | ″ | ″ | ″ | ۱ | ″ | ″ | چہارشنبہ | ″ | ۵ | ″ | ۳۰ | ″ | ″ | ″ | ۳۱ | ۲۱ |
| ۱۴ | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ | پنجشنبہ | ″ | ″ | ″ | ۲۹ | ″ | ۱۱ | ″ | ۳۰ | ۲۲ |
| ۱۵ | ″ | ۴۲ | ″ | ″ | ″ | ۲۵ | جمعہ | ″ | ″ | ″ | ۲۸ | ″ | ۱۰ | ″ | ۲۸ | ۲۳ |
| ۱۶ | ″ | ۴۳ | ″ | ″ | ″ | ″ | شنبہ | ″ | ۴ | ″ | ۲۷ | ″ | ۹ | ″ | ۲۷ | ۲۴ |
| ۱۷ | ″ | ″ | ″ | ۲ | ″ | ″ | یکشنبہ | ″ | ″ | ″ | ۲۶ | ″ | ۸ | ″ | ۲۶ | ۲۵ |
| ۱۸ | ″ | ۴۴ | ″ | ″ | ″ | ۲۴ | دوشنبہ | ″ | ″ | ″ | ۲۵ | ″ | ۶ | ″ | ۲۵ | ۲۶ |
| ۱۹ | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ | سہ شنبہ | ″ | ۳ | ″ | ۲۴ | ″ | ۵ | ″ | ۲۴ | ۲۷ |
| ۲۰ | ″ | ۴۵ | ″ | ۳ | ″ | ″ | چہارشنبہ | ″ | ″ | ″ | ۲۳ | ″ | ۴ | ″ | ۲۱ | ۲۸ |
| ۲۱ | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ | ۲۳ | پنجشنبہ | ″ | ″ | ″ | ۲۲ | ″ | ۳ | ″ | ″ | ۲۹ |
| ۲۲ | ″ | ۴۶ | ″ | ۴ | ″ | ″ | جمعہ | ″ | ۲ | ″ | ۲۱ | ″ | ۲ | ″ | ۲۰ | ۳۰ |
| ۲۳ | ″ | ۴۷ | ″ | ″ | ″ | ″ | شنبہ | ″ | ″ | ″ | ۲۰ | ″ | ۱ | ″ | ۱۹ | یکم اکتوبر |
| ۲۴ | ″ | ۴۸ | ″ | ۵ | ″ | ۲۲ | یکشنبہ | ″ | ″ | ″ | ۱۹ | ۵ | ۵۹ | ″ | ۱۷ | ۲ |
| ۲۵ | ″ | ″ | ″ | ۶ | ″ | ″ | دوشنبہ | ″ | ۱ | ″ | ۱۸ | ″ | ۵۸ | ″ | ۱۶ | ۳ |
| ۲۶ | ″ | ۴۹ | ″ | ۷ | ″ | ″ | سہ شنبہ | ″ | ″ | ″ | ۱۷ | ″ | ۵۷ | ″ | ۱۵ | ۴ |
| ۲۷ | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ | چہارشنبہ | ″ | ″ | ″ | ۱۶ | ″ | ۵۶ | ″ | ۱۴ | ۵ |
| ۲۸ | ″ | ۵۰ | ″ | ۸ | ″ | ۲۱ | پنجشنبہ | ″ | ″ | ″ | ۱۵ | ″ | ۵۵ | ″ | ۱۳ | ۶ |
| ۲۹ | ″ | ۵۱ | ″ | ″ | ″ | ″ | جمعہ | ″ | ″ | ″ | ۱۴ | ″ | ۵۴ | ″ | ۱۲ | ۷ |
| ۳۰ | ″ | ″ | ″ | ۹ | ″ | ″ | شنبہ | ″ | ″ | ″ | ۱۳ | ″ | ۵۳ | ″ | ۱۱ | ۸ |